سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲ دسمبر بوقت ۹½ بجے صبح

پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ کل رات تین بجے تک نیند آئی۔ پھر اس کے بعد وقفہ وقفہ سے نیند آئی۔ کل دن بھر طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۲ دسمبر — یہ خبر جماعت میں نہایت درجہ خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ کل مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی تقریب شادی ہمراہ صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن محترم جناب مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے افراد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ، نگران بورڈ کے جملہ ممبران۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان، افسران صیغہ جات و کارکنان، بعض اضلاع اور بیرونی جماعتوں کے امراء صاحبان، تعلیم الاسلام کالج اور بعض دیگر تعلیمی ادارہ جات کے ممبران اسٹاف اور بہت سے مقامی اور بیرونی احباب نے شرکت فرمائی۔ ان دونوں کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کے بعد قصر خلافت میں پڑھا تھا۔ آج اس تقریب سعید کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر نیز تعلیمی ادارہ جات میں عام تعطیل ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں اور ان کی قبولیت

شادی کی یہ تقریب جماعت احمدیہ کے لئے خاص طور پر بہت خوشی اور مسرت کا موجب ہے اس لئے کہ دولہا اور دلہن دونوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیسری نسل یعنی ذریت طیبہ کے دو گوہر ہیں۔ ایک طرف صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیٹی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پوتی، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نواسی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور پڑنواسی ہیں۔ دوسری طرف صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے فرزند، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پوتے، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نواسے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور پڑنواسے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی اس تقریب کے ذریعہ حضور علیہ السلام کی ان دعاؤں کی قبولیت کو ایک نئے رنگ میں ظاہر فرمایا ہے جو حضور نے اپنی اولاد کے حق میں مانگیں اور جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی ذریت میں نسلاً بعد نسل پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ شادی کی یہ تقریب بھی اس آسمانی بشارت کے ایک نئے ظہور پر دلالت کرتی ہے کہ

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد ؛ بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد ؛ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

خبر مجھ کو یہ تُو نے بار ہا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر یہ شادی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور علیہ السلام کی دعا "بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں" کی قبولیت کو ایک نئے رنگ میں ظاہر کرنے کا موجب بنی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

بارات

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار سوا چار بجے سہ پہر کے بعد صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی بارات حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ دسمبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے زیادہ ناساز چلی آرہی ہے۔ نقرس کی شکایت کے علاوہ سانس کی تکلیف اور ضعف کی بھی تکلیف ہے۔ بخار اب پہلے کی نسبت تو کم ہے۔ لیکن ٹمپریچر ۱۰۰ کے قریب رہتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے ضروری اعلان

بعض احباب جماعت عدم علم کی وجہ سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مکانات کے حصول یا اسی طرح ان امور میں کارروائی کے لئے نظارت ہذا کو لکھتے ہیں جن کا اس نظارت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سوائے سٹیج اور کرسی کے ٹکٹ کی خط و کتابت کے دیگر جملہ امور جو جلسہ سالانہ سے متعلق ہوں ان کے بارے میں افسر صاحب جلسہ سالانہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر دسمبر ۶۳ء

ملا واحدی کا مقالہ اور "المنبر" کا تأثر

—(۱)—

روزنامہ "نوائے وقت" کی ایک حالیہ گذشتہ اشاعت میں جناب ملا واحدی صاحب کا ایک مقالہ چوہدری ظفر اللہ خاں کے متعلق شائع ہوا تھا (اس مقالہ کو ہم کسی دوسری جگہ الفضل میں نقل کر رہے ہیں) المنبر لائلپور نے اس مقالہ کو اپنی اشاعت ۱۱/۲۲-۳۰ میں نقل کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی المنبر نے ایک چوکھٹے میں علامہ اقبال مرحوم کا ایک قول بھی شائع کیا ہے جس میں بھی احمدیوں کی اپنے امام کی اطاعت کا ذکر ہے۔

ان دونوں چیزوں کے متعلق ہم علیحدہ لکھ رہے ہیں اس نوٹ میں ہم صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ شریفانہ ذہنیت اور غیر شریفانہ ذہنیت میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے جس سے انسان کی حقیقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے یہاں دیکھئے کہ جناب ملا واحدی اور علامہ اقبال مرحوم دونوں احمدیت کے مخالف ہیں لیکن دونوں نے "احمدیوں" کو احمدی اور احمدیت کو احمدیت ہی فرمایا ہے۔ لیکن اس کے برعکس "المنبر" نے اس مقالہ پر جو سرخی جمائی ہے ملاحظہ فرمائیے:-

"چوہدری ظفر اللہ خاں" "قادیانیت" کے عظیم مبلغ ہیں"

پھر المنبر نے جو نوٹ اس پر دیا ہے اس میں بھی احمدیوں کو قادیانی اور احمدیت کو قادیانیت ہی لکھا ہے۔

یہ ہے شریفانہ اور غیر شریفانہ ذہنیت میں فرق اور لطف یہ ہے کہ یہ لوگ مدعی ہیں کہ وہ پاکستان میں اسلامی اخلاق کا احیاء کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جو لوگ اتنا ادنیٰ سا اسلامی اخلاق ظاہر کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں ان سے اسلامی اخلاق کے احیاء کی کس طرح توقع ہو سکتی ہے۔ ذرا سوچئے۔

نوٹ:-

یہاں ہم اس بات کو بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم مودودی صاحب کی جماعت کے ارکان کو قارئین الفضل سے معذرت کے ساتھ عارضی طور پر بطور دوا کے مودودئے یا مودودی لکھتے ہیں۔ اگرچہ ان کا مرض مزمن ہے لیکن دوا استعمال کرنا پھر بھی ضروری ہے مدیر المنبر تو خود بڑے طبیب ہیں اس امر کو ان سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے توقع ہے کہ وہ ان کی انہیں تو اپنی صحت کا ضرور خیال رکھیں گے۔

—(۲)—

المنبر نے متذکرہ بالا مقالہ پر حسب ذیل نوٹ بھی دیا ہے:-

"شروع سے اب تک ہمارا موقف یہ رہا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب انتہائی متعصب اور قادیانیت کے پرجوش مبلغ ہیں، وہ جس سرکاری منصب پر فائز رہے ہیں، انہوں نے قادیانیوں کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے میں اس منصب سے خوب خوب فائدہ اٹھایا ہے اور اپنی سرکاری حیثیت کو انہوں نے مرزا غلام احمد کے دین — قادیانیت — کے فروغ کے لئے خوب خوب استعمال کیا ہے، ہماری اس بات کو قادیانیوں نے بارہا جھٹلانے کی کوشش کی لیکن شواہد ایسے تھے کہ ان کا انکار ممکن نہ تھا۔ آج کی صحبت میں ہم پاکستان کے نامور ادیب جو صاحب قلم جناب ملا واحدی کا ایک مقالہ پیش کرتے ہیں جو "چوہدری ظفر اللہ خاں کا اپنی جماعت سے عشق" کے عنوان کے تحت نوائے وقت میں شائع ہوا اور ہم ان تمام لوگوں کو اس خطرناک صورتحال کی جانب متوجہ کرتے ہیں جو اقوام متحدہ میں سر ظفر اللہ کے مستقل مندوب ہونے کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہے (اب وہ عالمی عدالت کے جج بن جانے کے باعث اس عہدے سے الگ ہو رہے ہیں) — اور بے جا نہ ہوگا اگر ہم یہ عرض کریں کہ یہ طرز عمل تنہا سر ظفر اللہ خاں کا ہی نہیں کہ وہ قادیانیت کی مدح سرائی کرنے والوں کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کر دیتے ہیں (جیسا کہ ملا واحدی صاحب کے بیان کردہ ایک واقعہ سے ظاہر ہے) بلکہ ہر قادیانی اس باب میں ان کا ہم نوا ہے۔ اور آج صدر مملکت کے ارد گرد جتنے قادیانیوں کا جمگھٹا ہے۔ ان میں سے ہر ایک قادیانیت کے فروغ کے لئے اتنا ہی بے چین ہے جتنے بے چین سر ظفر اللہ ہیں۔ — بہر حال ملا واحدی صاحب کی یہ آپ بیتی پڑھئے اور سنجیدگی بلکہ فکرمندی سے اپنے حالات کا جائزہ لیجئے۔"

(ہفت روزہ "المنبر" لائلپور ۳۰ نومبر ۶۳ء)

المنبر کے مدیر شاید ان لوگوں میں سے نہیں جو اسلامی حکومت کو تو کلیاتی قرار دیتے ہیں مگر پاکستان میں انتشار پھیلانے کے لئے جمہوریت کا منافقانہ نعرہ لگا رہے ہیں تاہم اس نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو پاکستان کے رہنے والوں کے سے حقوق نہیں دینا چاہتے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ صدر مملکت کسی قابل اور لائق پاکستانی سے بات بھی نہ کریں محض اس لئے کہ وہ احمدی ہے اور ایسے لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لیں جو خواہ پاکستان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتے ہوں مگر احمدی نہ ہوں۔

—(۳)—

اگر جناب ملا واحدی ذرا غور فرماتے تو اس طرح بھی سوچ سکتے تھے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک (بقول ان کے) باطل عقیدہ رکھنے والے میں وہ مومنانہ صفت ہے جو چوہدری صاحب سے ایک بٹا آٹھ بلکہ ایک بٹا سولہ حیثیت کے غیر احمدی لکھے پڑھے مسلمانوں میں موجود نہیں۔ مثلاً مجلس اقوام متحدہ ہی کو لے لیجئے اس میں کتنے مسلمان مندوب اسلامی ممالک کی طرف سے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک کا ہی نام لے دیجئے جس نے اس مجلس کی سٹیج پر سے قرآن کریم کی آیات اقوام عالم کو سنائی ہوں یا جس نے جنرل اسمبلی کی صدارت کا افتتاح قرآنی دعا کے ساتھ کیا ہو سوا چوہدری صاحب کے۔ اور مجلس نے کس کیلئے نماز کے لئے علیحدہ کمرہ مہیا کیا ہے۔ جناب ملا واحدی کو اچھا موقع ملا تھا کہ معلوم کرتے کہ چوہدری صاحب یورپ میں کیا تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر وہ دریافت کرتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ چوہدری صاحب اسلام اور صرف اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور اپنے امام سے بھی صرف اسی لئے والہانہ محبت کرتے ہیں کہ اسی نے آپ کو قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا سکھایا ہے۔

محمد پہ ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

(محمود)

بڑا قوی ہے یہ دستِ دُعا

نبی کی شرم نہیں تو خدا کا خوف کرو
ستمگرو! ذرا روزِ جزا کا خوف کرو

ہمارے بازو ہیں کمزور ان کو مت دیکھو
بڑا قوی ہے یہ۔ دستِ دُعا کا خوف کرو

یہ ہم نے مانا ہماری وفا ہے بے تاثیر
تم اپنی قدرتِ جور و جفا کا خوف کرو

ہے پُر بہار بہت ابتدائے تعیّش کی
پر انتہا ہے خزاں انتہا کا خوف کرو

ڈرو نہ اس سے یہ تنویر کے لہو کا ہے داغ
تم اپنی سرخیٔ رنگِ حنا کا خوف کرو

ایک سوال اور اس کا جواب

محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

میں نے اخبار الفضل مورخہ ۸ اگست ۱۹۶۳ء میں ایک شیعہ عالم کے سوال نمبر ۱۱ کے جواب میں اربعین تحفہ گولڑویہ کی روشنی میں لکھا تھا کہ ہم احمدی ہرگز نہیں کہتے کہ اسمہ احمد کے مصداق صرف حضرت مرزا غلام احمد ہیں اور اس شیعہ عالم کو سمجھانے کے لئے لکھا تھا جس طرح شیعہ علماء آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سمجھتے ہیں اور مہدی معہود کو بھی اسی طرح ہم اسمہ احمد کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بھی سمجھتے ہیں اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھی۔ کیونکہ مسیح موعود اور مہدی معہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل تھے۔

اس پر ایک صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "مجھے یہ مشابہت مطابق نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ شیعہ لوگ نہ صرف مہدی معہود کو مانتے ہیں بلکہ ایسے مسیح کو بھی مانتے ہیں جو ابھی تک چوتھے آسمان پر تشریف رکھتے ہیں" اس کے جواب میں عرض ہے کہ شابہت کے لئے تمام جزئیات میں شابہت ضروری نہیں ہوتی۔ یہ درست ہے کہ ہمارا اور ان کا عقیدہ ایک نہیں وہ مہدی کو الگ وجود اور مسیح کو الگ وجود مانتے ہیں اور ہم دونوں کو ایک ہی وجود سمجھتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ جس طرح شیعہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی کا مصداق اپنے خیالی مہدی کو سمجھتے ہیں۔ ہم اس کا مصداق اس حقیقی مہدی کو سمجھتے ہیں۔ جو مسیح موعود بھی ہے پس اس لحاظ سے ہمارے اور ان کے عقیدہ میں جزوی شابہت موجود ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے علاوہ امام مہدی بھی۔ بہرحال ہم دونوں کے نزدیک اس آیت کا مصداق ہیں۔ اس قول سے مضمون پیشگوئی قریب الفہم کرنے کے لئے شیعہ عالم کو سمجھایا گیا کہ آپ اسی قسم کا حال اسمہ احمد کی پیشگوئی کا سمجھ لیں کہ ہم اس کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سمجھتے ہیں اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھی اور دونوں کو مصداق سمجھنے کی وجہ یہ بیان کی گئی تھی کہ مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل ہیں۔ کیونکہ جب ایک پیشگوئی بروز کامل کے لئے ہو تو اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ اصل بھی کسی نہ کسی رنگ میں اس کا مصداق ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتاب اربعین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسمہ احمد کا مصداق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں (۱) ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے۔ جو ایک آتشی شریعت ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم .... ذالک مثلھم فی التوراۃ (۲) دوسرا نام احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جلال و جمال دونوں کے جامع تھے مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں اور پھر یہ دونوں صفتیں امت کے لئے اس طرح پر تقسیم کی گئیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جلالی رنگ کی زندگی عطا ہوئی اور جمالی رنگ کی زندگی کے لئے مسیح موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر ٹھہرایا۔"

اس اقتباس میں صاف طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا گیا ہے (یہ حوالہ اربعین میں نتائج کے عنوان کے نیچے درج ہے) اس کے علاوہ اعجاز المسیح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسمہ احمد کا مصداق اپنے تئیں قرار دیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

اشار عیسیٰ بقولہ
کزرع اخرج شطأہ
الیٰ قوم آخرین منھم
و اما مھم المسیح بل
ذکر اسمہ احمد
بالتصریح"

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے قول کزرع اخرج شطأہ میں تو آخرین منھم والی قوم اور ان کے امام مسیح موعود کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اسمہ احمد میں صریح طور پر اس (امام) کا نام احمد بتایا ہے۔

ازالہ اوہام میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق حضرت عیسیٰ کی جمالی صفت رکھنے کی وجہ سے اپنے تئیں قرار دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع جلال و جمال لکھا ہے۔ ازالہ اوہام کی اس عبارت سے غیر احمدیوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آیت اسمہ احمد کا مصداق نہیں سمجھتے۔ اس الزام کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ میں یوں دیا ہے فرماتے ہیں:۔

"آیت ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور اس آیت کے یہی معنے ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں لکھی تھی یعنی یہ کہ اسم احمد میں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں اور اس پر نادان مولویوں نے جیسا کہ ان کی ہمیشہ سے عادت ہے شور مچایا تھا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶)

اس کے بعد آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو باعتبار اپنی ذات اور اپنے تمام سلسلہ خلفاء کے حضرت موسے علیہ السلام سے ایک ظاہر اور کھلی کھلی مماثلت ہے۔ اس لئے خدا تعالے نے بلا واسطہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسےٰ کے رنگ پر مبعوث فرمایا۔ لیکن چونکہ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عیسےٰ سے ایک مخفی اور باریک مماثلت تھی۔ اس لئے خدا تعالے نے ایک بروز کے آئینہ میں اس پوشیدہ مماثلت کو کامل طور پر رنگ دکھلایا پس درحقیقت مہدی اور مسیح ہونے کے دونوں جوہر آنحضرت صلے اللہ کی ذات میں موجود تھے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶ و ۱۵۷)

اربعین اور تحفہ گولڑویہ کے انہی حوالوں کے پیش نظر میں نے شیعہ عالم کو اختصار سے یہ جواب دیا تھا کہ ہم احمدی ہرگز نہیں کہتے کہ اسمہ احمد کے مصداق صرف مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ کیونکہ اوپر کے حوالوں سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دوسرا بعث ہونے کے لحاظ سے ہی قرار دیا ہے۔ اور دوسرے بعث سے مراد یہی ہے کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز ہیں۔

تحفہ گولڑویہ کے اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ اسمہ احمد کی پیشگوئی درحقیقت مسیح موعود اور مہدی معہود کے متعلق ہے اور آپ اس کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کھلی کھلی مماثلت کے لحاظ سے ہیں لیکن ایک بروز کے آئینہ میں یعنی مسیح موعود کے وجود میں مماثلت کا یہ رنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کھلے کھلے طور پر دکھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ایک مخفی اور باریک مماثلت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو حاصل تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بھی مثیل مسیح تھے۔ مگر اس مماثلت کا کامل اظہار مسیح موعود کے آئینہ بروز میں ہوا۔ پس جب اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا بعث ثانی ہو کر ہیں تو مخفی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بھی اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق قرار پاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس پیشگوئی کے تفصیلی مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کا مصداق ہونے

واسطہ سے ہیں ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم براہ راست اس کے مصداق صرف اجمالی طور پر ہیں کیونکہ آپ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے براہ راست ایک مخفی اور باریک مماثلت رکھتے تھے۔ لہذا جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوا تھا اس پیشگوئی کا علی وجہ التفصیل ظہور بھی نہیں ہوا تھا بلکہ صرف اجمالی ظہور ہوا تھا۔ پس پیشگوئی کی تفصیل کے ساتھ ظہور کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ کیونکہ اس کی تفصیل آیت یدعیٰ الی الاسلام کے مصداق آپ ہی ہیں۔ لہذا اس پیشگوئی کے براہ راست مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اجمالی طور پر ہوئے اور آپ کا بعث ثانی ہونے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے مصداق تفصیلی بالواسطہ ہوئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے آئینہ بروز میں اس کے تفصیلی مصداق مسیح موعود کے ظہور پر ہوئے تفسیر صغیر کے ص۱۱۸۱ کے مختصر نوٹ میں بھی یہی امر ملحوظ ہے۔ یعنی اس پیشگوئی کا بالواسطہ مصداق ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کے لحاظ سے کیا گیا ہے۔ ہاں حاشیہ ۲ میں اس امر کی طرف بھی اشارہ موجود ہے کہ اس پیشگوئی کے تفصیلی مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ اس حاشیہ میں آیت ھو یدعیٰ الی الاسلام کے متعلق لکھا ہے کہ اس آیت میں اس بات کو ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ کے بروز کی بابت خاص توجہ چاہیئے جو ہے تو پیشگوئی کا بالواسطہ مورد (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہو کر۔ ناقل) لیکن اسلام کی طرف اس کو بلایا جائے گا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو خود دنیا کو اسلام کی طرف بلاتے تھے۔

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت اولاد کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر)

م - ش کی خدمت میں

میاں محمد شفیع صاحب مشہور اخبار نویس اور سابق ایم ایل اے نے جو آجکل اقدام کے ایڈیٹر اور بطور ڈائری نویس کے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اقدام ۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء (بحوالہ ایشیا ۲۸/۱۱/۶۳) کی اشاعت میں "فاعتبروا یا اولی الابصار" کے زیر عنوان مودودی صاحب کی جماعت کی حمایت میں ایک مقالہ رقم فرمایا ہے جس میں آپ نے جماعت مذکور کے متعلق ان واقعات کی تشریح بحق جماعت مذکور کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو جماعت کے سالانہ اجتماع کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

ہمیں اس مقالہ کا نوٹس لینے کی ضرورت نہ تھی میاں صاحب جماعت اسلامی کی جتنی چاہے حمایت کریں ہمیں اس سے تعلق نہیں اور نہ اس بات سے کوئی غرض ہے کہ کچھ عرصہ سے مودودی صاحب میاں صاحب کے "ہیرو" بنے ہوئے ہیں اور آپ وقتاً فوقتاً اس کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ تاہم چونکہ میاں صاحب نے اپنے اس مقالہ میں خاص طور سے الفضل پر چشم کرم فرمائی ہے ہمیں اس بارے میں کچھ عرض کرنے کی اجازت ملنی چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اس ہفتے کے ساتوں دن جماعت اسلامی کے مورچوں پر بیانوں کی شدید گولہ باری جاری رہی۔ اس جنگ میں دور مار توپوں کے علاوہ لڑاکے جہازوں کو بھی استعمال کیا گیا ٹینکوں کا صرف ایک بار استعمال ہوا۔ احراریوں اور احمدیوں کے مشائخ نے بھی حکومت کو کمک مہیا کی۔"

(ایشیا لاہور ۲۸/۱۱/۶۳ ص۲)

یہ تو مقالہ کا آغاز ہے۔ مقالہ کا اختتام خاص طور پر الفضل کے ذکر خیر پر ہوتا ہے۔ میاں صاحب فرماتے ہیں:-

"جماعت اسلامی پر کیچڑ پھینکنے کی اس مہم میں سب سے زیادہ حصہ ایک ایسی جماعت کے ترجمان نے لیا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ متقیوں اور پاکوں کی جماعت ہے۔ "الفضل" کے کالموں میں جس تواتر اور تسلسل سے "مودودیوں" اور ان کی جماعت اسلامی کے خلاف لکھا جا رہا ہے اس پر تعجب ہوتا ہے ایک جماعت جو اپنے آپ کو مظلوم سمجھتی ہے اور جسے یہ شکایت ہے کہ اسے اپنے مذہبی اجتماعات کرنے کی اجازت نہیں۔ وہ آج بڑھ بڑھ کر حکومت کو مشورہ دیتی ہے کہ جماعت اسلامی کو سختی سے کچل دیا جائے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار"

(ایضاً)

اگر کوئی دوسرا ہوتا تو اس کا مختصر جواب ہم یہی دیتے کہ

لعنت اللہ علی الکاذبین

البتہ چونکہ یہ میاں محمد شفیع صاحب فرما رہے ہیں اس لئے ہم عرض کرتے ہیں کہ وہ الفضل کا فائل دیکھ کر بتائیں کہ جس دن مودودی صاحب کے اجتماع کا واقعہ ہوا ہے اس دن سے لیکر میاں طفیل محمد قیم جماعت اسلامی کے کراچی والے بیان تک الفضل نے مودودی صاحب یا ان کی جماعت کے متعلق اپنے قلم سے کیا لکھا ہے یہ ضرور ہے کہ ان کے متعلق جو خبریں بڑے بڑے اردو کے دوسرے روزناموں میں چھپتی رہی ہیں ان میں سے بعض ہم الفضل میں نقل کر دیتے رہے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اپنی طرف سے ایک اشارہ بھی اس واقعہ کی جانب نہیں کیا جس کا الزام میاں صاحب ہم پر لگا رہے ہیں۔ اگر میاں صاحب ہمارے قلم سے نکلا ہوا ایک اشارہ بھی الفضل میں سے نکال کر دکھا دیں گے تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔ ورنہ ہمیں امید ہے کہ میاں صاحب میں اتنی جرأت ابھی باقی ہوگی کہ اقدام میں معذرت تو خیر نہ سہی حقیقت ضرور بیان کر دیں گے۔

ہم نے میاں طفیل محمد کے بیان کے بعد بھی ان کے اس الزام کی تردید کے لئے جو انہوں نے احمدیوں پر خواہ مخواہ لگایا ضرور لکھا ہے ہمیں اس کا اعتراف ہے مگر ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہم نے مودودی صاحب کی ذات یا ان کی جماعت کے خلاف کبھی بھی محض تعصب کی بنا پر نہیں لکھا اور نہ کبھی حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ کسی جماعت کو کچل دے۔ البتہ ہمیں ان کے طریق کار سے اصولاً تضاد کی حد تک اختلاف ہے۔ ہم علی وجہ البصیرت اعتقاد رکھتے ہیں کہ اسلام میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں بنانا بالکل ممنوع ہے ورنہ ہمیں ان باغیوں کے مطالبہ کو جائز ماننا پڑے گا جنہوں نے آخر سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مکان میں گھیر کر نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کیا اور ان کو بھی جنہوں نے قرآن کریم کو نیزوں سے باندھ کر اور ان الحکم الا للّٰہ کا نعرہ لگا کر سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مخالفت کی۔ ہم از روئے اسلام ایسی پارٹی سازی کو فتنہ اور فساد فی الارض کے مترادف سمجھتے ہیں اس لئے ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ممنوع ہونی چاہیئے۔ یہ محض ایک اصولی بات ہے۔

دوسرے ہم اعتقاداً حکومت وقت کی وفاداری اس معنی میں ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کے برخلاف امن عامہ کو برباد کرنے والی تمام حرکات سے خواہ تحریری ہوں یا تقریری یا عملی اپنا ہاتھ کھینچے رکھیں۔ شاید یہ ہمارا بہت بڑا قصور رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلاف مودودی صاحب یا ان کی جماعت کے افراد جو حصہ لیتے ہیں ہم سب کچھ جانتے ہیں پچھلے دنوں بہاولپور میں جماعت احمدیہ کے جلسہ پر شور و شرابہ کرنیوالوں کی حمایت جس طرح وہاں کی جماعت اسلامی نے قرار دادوں سے کی ہے ہم اس کا ذکر الفضل میں کر چکے ہیں مگر نہ تو مودودی صاحب کو اور نہ میاں صاحب کو توفیق ملی کہ اس کے متعلق کچھ کہیں خیر ہمیں پھر بھی کوئی گلہ نہیں۔ اسکی بندہ پروری کافی ہے۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

(ایڈیٹر)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات جمعہ و ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

معاصرین سے :- ملّا واحدی

چوہدری ظفر اللہ خان کا اپنی جماعت سے عشق

منقول از نوائے وقت لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء

میں چوہدری سر ظفر اللہ کو جانتا تو اس زمانے سے ہوں جب میاں سر فضل حسین مرحوم نے ان کی ہونہاری محسوس کی تھی اور انہیں بڑھانا شروع کیا تھا لیکن تعارف چوہدری صاحب سے کراچی میں ہوا ہے خواجہ حسن نظامی صاحب کے ہمراہ ان کی کوٹھی پر بار ہا گیا اور خواجہ صاحب کے ہاں انہیں بار ہا دیکھا مگر بات چیت کی نوبت کراچی پہنچ کر آئی اور وہ بھی فقط ایک مرتبہ خواجہ صاحب سے اتنے قریبی تعلق کے باوجود بڑے آدمیوں سے بولنے چند کے میرے مراسم نہیں ہوتے تاہم میں مطالعہ سر بڑے آدمی کا کرتا رہا۔

میرے ایک عزیز ہیں خان بہادر سید محمد صاحب محکمہ نمک میں اسسٹنٹ کمشنر تھے پنشن ہو گئی تو خان بہادر صاحب نے خواجہ حسن نظامی سے خواہش کی کہ چوہدری سر ظفر اللہ صاحب سے سفارش کر کے سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت دلوا دیجئے چوہدری صاحب ان دنوں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر تھے اور سپلائی ڈیپارٹمنٹ ان کے ماتحت تھا۔ خواجہ صاحب نے جواب دیا کل عید ہے میں ۱۲ ایک بجے دادی صاحب کے ہاں ہوں گا انھیں سے کہ چوہدری صاحب سے عید ملنے جاؤں گا آپ بھی دادی صاحب کے ہاں آ جائیے اور ساتھ چلئے چنانچہ ہم تینوں چوہدری صاحب کی کوٹھی گئے چوہدری صاحب تپاک سے پیش آئے لیکن جونہی خواجہ صاحب نے سید محمد صاحب کی ملازمت کا ذکر چھیڑا ان کا رخ سید محمد صاحب سے بدل گیا۔ بس اتنا کہا کہ جینکنز کے پاس جائیے جینکنز جو پاکستان بنتے وقت پنجاب کے گورنر تھے اس وقت سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری تھے چوہدری صاحب خواجہ صاحب سے ادھر ادھر باتیں کرتے رہے اور سید محمد صاحب کی ان باتوں میں حصہ لیتے رہے خدا معلوم کیا موقع تھا کہ سید محمد صاحب کی زبان سے نکل گیا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خواب میں دیکھا اتنا سننا تھا کہ چوہدری صاحب کی پوری توجہ سید محمد صاحب کی طرف ہو گئی خواب کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ نوکری تو سید محمد صاحب کو پھر بھی نہیں دی مگر سید محمد صاحب سے بے رخی جاتی رہی۔

ایک دفعہ خواجہ صاحب نے میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ اور چوہدری ظفر اللہ وغیرہ کی دعوت کی مغرب کی نماز بھی میاں بشیر الدین محمود احمد نے خواجہ صاحب کے زین لیبر میں پڑھی۔ میاں صاحب نے جوتیاں جہاں اتاری تھیں وہ جگہ نماز پڑھنے کی جگہ سے دور تھی نماز پڑھ چکے تو میاں صاحب جوتیاں ڈھونڈنے لگے۔ چوہدری ظفر اللہ دوڑے اور جوتیاں میاں صاحب کے آگے رکھ دیں۔

اپنی جماعت سے اور امیر جماعت سے اور بانی جماعت مرزا غلام احمد صاحب سے چوہدری صاحب جس قدر متاثر ہیں اس کا تیسرا تجربہ مجھے کراچی میں ہوا جس زمانے میں احمدیوں کے خلاف سارا پنجاب بھڑک اٹھا تھا اور پاکستان کا پہلا مارشل لاء لگایا گیا تھا اور بہت سے بے گناہ رنگے گولیاں کھائی تھیں اس زمانے میں چوہدری ظفر اللہ صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ تھے میں نے چوہدری صاحب کو لکھا کہ میں فلاں شخص ہوں آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں چوہدری صاحب نے فوراً سائیکل سوار کے ذریعہ جواب بھیجا کہ بارہ بجے تک آ جائیے خواجہ صاحب زندہ تھے وہ تک ان کی بابت پوچھ گچھ ہوئی پھر فرمایا کہ آپ نے کیسے تکلیف کی ہے میں نے عرض کیا دلی میں بہت سے احمدیوں سے ملاقات تھی اور وہ احمدیت کے مضامین بیان کرنا چاہتے تھے مگر مجھے ان مضامین سے دلچسپی پیدا نہیں ہوئی لیکن اب احمدیوں کے خلاف تحریک اٹھی تو میں اچھا چاہنے لگا کہ سمجھوں تو سہی کہ احمدیت کیا ہے یہاں میں کسی احمدی سے واقف نہیں ہوں آپ ایسا احمدی بتا دیجئے جو احمدیت کو سمجھا سکے چوہدری صاحب بولے دوسروں سے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے آپ جب فرصت پائیں میرے پاس بے تکلف تشریف لے آئیں میری یہی واحد ہوبی (HOBBY) ہے میں جب امریکہ اور یورپ میں ہوتا ہوں تو تعطیلات میں دیہاتوں کی طرف چلا جاتا ہوں وہاں ہفتوں ٹھہرتا ہوں اور تبلیغ کرتا ہوں دیہاتوں میں بے شمار دوست ہیں اور ٹھہرنے کے ٹھکانے ہیں مجھے اور شوق کوئی نہیں ہے سینما اور سینما کی قسم کی چیزوں سے واسطہ نہیں رکھتا ڈنر اور لنچوں میں بھی اس لئے شریک ہو جاتا ہوں کہ فرائض منصبی مجبور کرتے ہیں ورنہ حقیقتاً دلچسپی دو ہی ہوں ہے یا فرائض منصبی کی ادائیگی سے یا تبلیغ سے۔

چوہدری صاحب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک احمدیت کے بارے میں گفتگو کرتے رہے چوہدری صاحب کے کمرے کی چاروں دیواریں چھت تک کتابوں سے پٹی پڑی تھیں الماریوں کے اوپر الماریاں تھیں اور الماریوں میں کتابیں ہی کتابیں تھیں۔ یہ غالباً قانون اور سیاست کی کتابیں تھیں مگر میز کے قریب گھومنے والی الماری میں خالص احمدی لٹریچر تھا

چوہدری صاحب الماری گھماتے تھے اور کبھی یہ کتاب نکال لیتے تھے اور کبھی وہ کتاب نکال لیتے تھے۔ ایک کتاب نکالی جس میں مرزا غلام احمد صاحب کا نعتیہ کلام تھا اسے چوہدری صاحب نے پڑھا تو چشم پر آب ہو گئے یہ نقشہ اس نے قلم بند کر دیا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان جو انگریزوں کے دور میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر تھے پاکستان میں وزیر خارجہ رہے اور آجکل دنیا کی سب سے عظیم عدالت انٹرنیشنل کورٹ کے جج ہیں۔ لوگ دیکھیں کہ انہیں اپنی جماعت سے کس قدر وابستگی ہے اور وہ اپنے عقائد و اعمال میں کتنے پختہ ہیں۔ ساری دنیا ان کی سوجھ بوجھ کی معترف ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے احمدیت کیسے قبول کر لی ہے۔ میں نے ان سے یہ کہا بھی تھا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دعوئے ختم نبوت کی تیرہ ساڑھے تیرہ سو برس سے تصدیق ہو رہی تھی۔ اتنا طویل زمانہ بلکہ اس کا نصف اور ثلث زمانہ پہلے دو نبیوں کے درمیان نہیں گزرا۔ ہمارے رسولؐ کی صداقت ثابت کرنے کے واسطے تیرہ سو سال کا بغیر نبی کے گزر جانا ہی کافی تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اس ثبوت میں رخنہ سا ڈال دیا۔

لیکن احمدیت کے معاملے میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی سوجھ بوجھ نے عشق اور جنون کی صورت اختیار کر لی ہے۔ لہٰذا چوہدری صاحب کے عقائد کی بحث چھوڑ دیجئے اور یہ بتائیے۔ غیر احمدی پڑھے لکھوں اور چوہدری صاحب سے ایک بٹا آٹھ اور ایک بٹا سولہ حیثیت کے مسلمانوں میں بھی کوئی اپنے دین کا ایسا عاشق اور مجنوں ہے۔ چوہدری صاحب اس باطل عقیدے پر جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے جیسی پختگی سے جمے ہوئے ہیں کیا ہمارا بلند مرتبہ مسلمان طبقہ بھی اسلام کے حقائق پر ویسی پختگی سے جما ہوا ہے؟

بشرط استواری عین ایمان ہے

مرے کعبے میں نو بتخانے میں گاڑو برہمن کو

ملے افسوس ہے کہ ملا صاحب نے اپنا خیال تو ظاہر کر دیا ہے۔ مگر چوہدری صاحب کا جواب نہیں بتایا۔ آپ کی یہ دلیل نہایت بودی ہے اور نہ شاید آپ کو علم ہے کہ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام کی نبوت کیسی تھی۔ ہر ایک کے نزدیک اپنا عقیدہ صحیح اور دوسروں کا باطل ہوتا ہے۔

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیں

مینجر صاحب الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کی المناک وفات پر تعزیتی قرار دادیں

محترم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم مغفور ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اچانک رحلت پر بہت سی جماعتوں اور اداروں کی طرف سے تعزیتی قرار دادیں موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں محترم مولوی صاحب کی وفات کو ایک جماعتی صدمہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے بلند درجات کے لئے دعا کی گئی ہے۔ اور ان کے والد بزرگوار حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ چونکہ مکمل قرار دادیں عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کی جا سکتیں اس لئے ذیل میں ان اداروں اور جماعتوں کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ طلبا و اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
۲۔ اراکین صدر انجمن احمدیہ قادیان
۳۔ میونسپل کمیٹی قادیان
۴۔ مجلس وقف جدید قادیان
۵۔ درویشان ″
۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ ″
۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی
۸۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ
۹۔ مجلس انصار اللہ لاہور
۱۰۔ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر
۱۱۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد
۱۲۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان
۱۳۔ جماعت احمدیہ احمد آباد سٹیٹ
۱۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ
۱۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

زعماء کرام مجالس ہائے انصار اللہ فوری توجہ فرماویں

جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال چندہ مجلس کی ادائیگی میں مجموعی لحاظ سے ترقی کا رجحان ہے وہاں چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی افسوسناک حد تک گر گئی ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کے بقایاجات کی وصولی اور ترسیل کی طرف غیر معمولی توجہ فرمائی جائے۔ (نائب قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سینٹرل سپیریئر سروسز ایگزیمینیشن کلاس

ٹرم وسط دسمبر تا وسط مارچ آغاز انتخاب داخلہ ۲۳-۱۲-۶۳ سے فیس ٹرم ساڑھے نوے روپے فی لازمی مضمون۔ امیدواران ایڈوائزری ایس ایس ایگزیمینیشن کلاس یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے رابطہ پیدا کریں۔ (پ۔ ٹ۔ ۲۰-۱۲-۶۳) (ناظر تعلیم ربوہ)

آگے قدم بڑھانے والے مخلصین

"زمینی دنیا تک دعا کی تحریک" کے عنوان سے تعمیر دفتر وقف جدید کے سلسلہ میں جو اپیل کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل احباب نے وعدے ارسال فرمائے ہیں اور اعلیٰ درجہ کے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نیکی میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(ناظم مالی وقف جدید)

نام		رقم
محترمہ بیگم صاحبہ علی انور صاحب ایڈ کاندھ کوٹ سکھر	نقد	۲۰۰ — ..
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت ملتان شہر	؍	۱۰۰ — ..
مکرم محمد یوسف صاحب کراچی	؍	۱۰۰ — ..
ملک مبارک احمد صاحب ؍	؍	۲۰۰ — ..
میاں پیر بخش صاحب ماموں کانجن	؍	۱۰۰ — ..
چوہدری نذیر احمد صاحب معہ اہل و عیال ۳۰/۱۱۱ منٹگمری	وعدہ	۱۰۰ — ..
منجانب دادا صاحب مرحوم حضرت محمد عبداللہ صاحب ؍	؍	۱۰۰ — ..
چوہدری اقبال احمد صاحب ؍	؍	۱۰۰ — ..
منجانب ارشاد احمد پسر ؍	؍	۱۰۰ — ..
منجانب دادا صاحب مرحوم حضرت محمد عبداللہ صاحب ؍	؍	۱۰۰ — ..
چوہدری نصیر احمد صاحب چیئرمین یونین کونسل ؍	؍	۱۰۰ — ..
ماسٹر چراغ دین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ کھیوہ باجوہ	؍	۱۰۰ — ..
چوہدری نور محمد و خلیل احمد صاحبان از طرف والد مرحوم ۳۰/۱۱۱	؍	۱۰۰ — ..
محترمہ نذیر بیگم صاحبہ صدر لجنہ ۳۰/۱۱۱ منٹگمری	؍	۱۰۰ — ..
چوہدری علی محمد صاحب نارڈ ۱۲۶/۱۲ ؍	؍	۱۰۰ — ..
؍ محمد عبداللہ صاحب انسپکٹر پولیس چیچہ وطنی	؍	۱۰۰ — ..
میرزا مظفر احمد صاحب منجانب والد مرحوم ؍	؍	۱۰۰ — ..
میرزا عبدالوحید صاحب مہاجر ۔ چیچہ وطنی		
چوہدری محمد شفیع صاحب چک ۱۲ وودھ نوابشاہ	نقد	۱۰۰ — ..
چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نوابشاہ	؍	۲۰۰ — ..

جن دوستوں نے ابتک چندہ نہیں بھجوایا اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب وعدہ چندہ جلد ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل عظیم کرے آمین۔

امراء حضرات سے درخواست

آجکل جماعتوں میں تحریک جدید کے وعدہ جات فراہم کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ

"ہر سالی وعدہ میں کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور ہونا چاہیئے"

احباب جماعت کو یاد ہوگا۔ لیکن بعض فہرستیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ارشاد پر رسمی طور پر عمل ہوتا ہے۔ اصل غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی قربانی اس کی مالی حیثیت سے کم نہ رہے۔ اسلئے جن دوستوں نے پہلے ہی حیثیت سے کم وعدہ لکھوایا ہوا ہے انہیں معمولی اضافہ نہ کرنا چاہیئے۔ ان سے نمایاں اضافہ مطلوب ہے۔ اگر امراء حضرات اس امر کی نگرانی فرمائیں تو بہت حد تک کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں مکرم غلام احمد صاحب امیر جماعتہائے تحصیل وزیر آباد نے مطلع فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے دورہ میں اس امر کی نگرانی ملحوظ رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے دیگر امراء حضرات بھی اپنی مساعی سے آگاہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

ولادت

عزیزم مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ساکن راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳/۱۱/۶۳ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری شرافت احمد صاحب کا پوتا اور محترم حکیم محمد صدیق صاحب طب جدید ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مولود کو نیک عمر عطا کرے۔ اور خادم دین بنادے۔ آمین

(خاکسار کیپٹن محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

"حیاتِ نُور"

یعنی سوانح حیات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق مکرم و محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ و ممبر نگران بورڈ کی رائے:-

"اللہ تعالیٰ بھلا کرے شیخ عبدالقادر صاحب کا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح پر "حیاتِ طیبہ" لکھکر ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اب ان کی دوسری کوشش "حیاتِ نور" ہے۔ جس کا ایک حصہ جستہ جستہ میں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ ایسے انداز سے اسلوب بیان کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ مضمون میں جدّت اور نُدرت دونوں موجود ہیں بے ساختہ پن ہے کوئی تصنع نہیں۔ اور طریق اظہار خیال ایسا دلنشین کہ دل یہی چاہتا ہے۔ کہ پڑھتے چلے جائیں۔ مولانا نے کتاب میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی مجالس کا زندہ نقشہ کھینچکر دکھدیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم خود شریک مجلس ہیں اور یہ سارا واقعہ ہمارا آنکھوں دیکھا ہے ایک حد تک ماضی کو دہرا رہے ہیں وہ کامیاب رہے ہیں۔ اور تاثر کے اعتبار سے انہوں نے قارئین کے لئے نہایت قیمتی روحانی مواد فراہم کر دیا ہے الخ"

نوٹ:- آٹھ سو صفحات کی شاندار اور مجلد کتاب کی قیمت صرف دس روپے۔

ملنے کا پتہ: شیخ عبدالہادی زاہد۔ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

جلسہ سالانہ پر ربوہ کے ہر کتب فروش سے حاصل کیجئے

ہمت مرداں مدد خدا

سیکرٹریان تحریک جدید کیلئے نیک مثال

جماعت احمدیہ پشاور کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید مکرم چوہدری رکن الدین صاحب اپنی جماعت کے وعدوں اور وصولی کو گذشتہ دو سالوں سے بدستور بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ امسال انہوں نے بعض افراد کے پشاور سے تبادلہ کے باوجود یہ عزم کیا ہوا تھا کہ کم از کم دس فی صدی اضافہ مزید کرنا ہے۔ چنانچہ انہیں واقعی اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دکھانے کی توفیق عطا فرما دی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ چنانچہ اب ضلع پشاور کی دیہاتی جماعتوں میں بھی فراہمی وعدہ جات کا کام ان کے زیر عمل ہے۔ اگر شہری جماعتوں کے پڑھے لکھے افراد اپنے عزیز اوقات کی قربانی کر کے دیہاتوں میں جا کر یہ کار خیر بجا لاسکیں۔ تو ان کی یہ کوشش ان کے لئے دوہرے ثواب کا موجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر شہری جماعت میں ایسے مجاہد پیدا کر دے جو ان پڑھوں کی راہنمائی اور سلسلہ کی تقویت کا باعث بن سکیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان برائے ایڈریس

محترم مستری غلام حسین صاحب ولد علم الدین صاحب وصیت ۶۲۴۹ جو کافی عرصہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ میں مقیم رہے ہیں۔ بعد میں کریم نگر فارم سندھ اور دار الذکر گڑھی شاہو لاہور میں بھی رہتے رہے ہیں۔ ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں یا اگر کوئی صاحب ان کے ایڈریس سے علم رکھتے ہوں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ممنون ہوں گا (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱۰ ضلع منٹگمری کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۰/۱۱/۶۳ کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مخلص نیک اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ تمام بزرگوں اور دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار چوہدری بشیر احمد رائے ونڈی دارالصدر شرقی ربوہ)

مقدمہ کی فتح میں خانہ خدا تعالےٰ کا حصہ

محترمہ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی دارالرحمت شرقی ربوہ تحریر فرماتی ہیں :-

"اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرا مقدمہ تین سال کے بعد میرے حق میں نمایاں فتح دے کر فیصل کروا دیا۔ اس لئے ایک صد دس روپے برائے بیرون مساجد میری امانت میں سے لے لیں"۔

محترمہ موصوفہ نے قبل ازیں بھی یک صد روپیہ برائے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) ادا فرمایا تھا۔ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے اس مخلص بہن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

یہ بھی اللہ تعالےٰ کا احسان ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مومن کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ قربانی کرنے پر اسے بشاشت قلبی حاصل ہوتی ہے چنانچہ مظفر گڑھ کے ایک دوست ۱۶۰/- روپیہ چندہ تحریک جدید ادا کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس نے چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی توفیق دی"۔

ان تحریک جدید کے مجاہدوں کو مبارکباد عرض ہے جنہیں قربانی پیش کرنے میں ایسی بشاشت قلبی محسوس ہوتی ہے اللہ تعالےٰ جملہ احباب جماعت کو اس جذبہ سے سرشار کر دے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری لڑکی اقبال بیگم کا اپریشن ہوا ہے اسے بخار رہتا ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان میری لڑکی کے لئے دعا فرما دیں
سلطان احمد چک ۹۷ جنوبی سرگودہا

۲- میرا بھتیجا قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہے تمام بزرگوں اور درویشان قادیان کی خدمت میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ رحمانؐ دتہ محمد آباد ضلع تھرپارکر۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے ضمن میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع مختصر تفصیل سٹورہائے و مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت ناقابل واپسی جس میں پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بھی شامل ہے	ڈرائنگ / سپیسیفیکیشن اگر مطلوب ہو تو درخواست دے کر اور مندرجہ ذیل قیمت ادا کر کے دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے لے سکتے ہیں	تاریخ فروخت	تاریخ اور وقت وصولی	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱-	پی/۵/۳۹۶/۴-۶۲ (i) امپیریکا ایبرلسو کاغذ مختلف گریڈ = ۶۲۲۱ دستے (ii) کلاس پیپر مختلف گریڈ = ۵۷۲۳ دستے	۱۰/- روپے	×	۳/۱۲/۶۳ تا ۳۱/۱۲/۶۳	۱/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۱/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۲-	پی/۸/۱۴۰/۱-۶۳ کلاتھ کاٹن مختلف اقسام = ۸۴۳۹۵ گز	۱۵/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۱/۱/۶۴	۲/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۲/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۳-	پی۔آئی۔ڈی/۱۹/۳۵۵/۳-۶۳ پیپر پرنٹنگ - مختلف اقسام (۱۴ - آئٹم) = ۲۲۵ ٹن، ۱۵۴۰ پونڈ	۲۵/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۴/۱/۶۴	۶/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۶/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۴-	پی آئی سی ۲۳۵/۲-۶۳ دویلم بریک رڈ تنگز - (۲۲ آئٹم) = ۸۷۳، ۳۱، ۲ عدد	۲۵/- روپے	۲۵/- روپے	۱۰/۱۲/۶۳ تا ۱۳/۱/۶۴	۱۵/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۱۵/۱/۶۴ ۹ بجے صبح

نوٹ :- جہاں تک ملکی پیش کشوں کا تعلق ہے صرف ان فرموں کے ٹنڈر قابل اعتبار ہوں گے جن کو چیف کنٹرولر آف سٹورز کا لیٹر نمبر ۱۳۷-ایس/او/۳۶۵/ایس ٹی/آر مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۹ء بھیجا گیا تھا ایسے درآمد کنندگان جو ان اشیا کا کاروبار کرتے ہیں کی اینڈ ایف اور نیز ایف او آر کراچی کی اساس پر اپنے نرخ دے سکتے ہیں۔

۲- ٹنڈر فارم جو قابل تبادلہ نہیں مجولہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کر کے سرکاری کام کے دنوں ماسوا جمعہ کے ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے، نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے حاصل کر سکتے ہیں مذکورہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسید، نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ کی صورت میں نہیں لی جائے گی صرف ان ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیش کشیں قابل قبول ہوں گی — ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھلیں گے جو موجود ہونا چاہیں۔

۳- کوئی ٹنڈر یا اس ضمن میں استفسار یا ادائیگی دستخط کنندہ ذیل کو اس کے نام پر نہ بھیجیں۔

اے حمید
پی۔آر۔ایس۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں شادی کی مبارک تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

زیر قیادت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ دارالصدر سے موٹروں میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ تعلیم الاسلام کالج روانہ ہوئی بارات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد افراد بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعض دیگر مقامی و بیرونی احباب پر مشتمل تھی صحابہ میں سے حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب حضرت مولوی محمد دین صاحب اور حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی بارات کے ہمراہ تھے علاوہ ازیں محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ اور محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے لاہور سے تشریف لا کر بارات میں شرکت فرمائی

بارات کے تعلیم الاسلام کالج پہنچنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیگر صاحبزادگان نیز بعض دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضور کے متعدد صحابہ، نگران بورڈ کے اراکین ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ بعض امرائے اضلاع اور تعلیم الاسلام کالج کے بعض ممبران سٹاف نے آگے بڑھ کر بارات کا استقبال کیا اور دولہا کو پھولوں کے ہار پہنا کر انہیں اھلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ باقی کثیر التعداد احباب تعلیم الاسلام کالج کی اندرونی سڑک پر آراستہ محراب سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی کوٹھی تک کے راستہ پر دو رویہ کھڑے ہو کر استقبال میں شریک ہوئے سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طرف سے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور، صدر مجلس وقف جدید و ممبر نگران بورڈ نے دولہا کو ہار پہنایا۔ پھر خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن صحابہ نے دولہا کو ہار پہنائے اور بارات کا استقبال کیا ان میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب۔ حضرت مرزا برکت علی صاحب حضرت حاجی محمد فاضل صاحب حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری محترم حکیم محمد عمر صاحب محترم خواجہ عبید اللہ صاحب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس چوہدری محمد لوثا صاحب موذن۔ اور محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی شامل تھے امرائے اضلاع میں سے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ممبر نگران بورڈ۔ محترم جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ ممبر نگران بورڈ اور محترم میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ بارات کے استقبال میں شریک ہوئے علاوہ ازیں بعض اور احباب نے بھی جو مختلف مقامات سے تشریف لائے ہوئے تھے بارات کے استقبال میں شرکت کی۔

تقریب رخصتانہ:۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز ۱۲ بجے سہ پہر کے چند منٹ بعد حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم دعائیہ کلام میں سے "محمود کی آمین" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے ازاں بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ لاہور نے اپنی ایک تازہ دعائیہ نظم جو آپ نے خاص اس تقریب کے لئے لکھی تھی۔ ترنم سے پڑھی اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے چند دعائیہ اشعار جو آپ نے محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی فرمائش پر خاص اس موقع کے لئے ارشاد فرمائے تھے احباب کی خدمت میں پیش کئے۔ پھر مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی وہ نظم پڑھ کر سنائی جو آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طرف سے بیٹی کے رخصتانہ پر کہی تھی آخر میں حضرت مولوی محمد دین صاحب نے رشتہ کے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں سب احباب شریک ہوئے اس طرح رخصتانہ کی بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ادارۂ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور آپ کی بیگم محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ، محترم جناب مرزا مبارک احمد صاحب اور آپ کی بیگم محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر طرح اور ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

قوم کو خطرات کے مقابلے کیلئے متحد ہو جانا۔ صدر ایوب کی نشری تقریر

مذہب کا لبادہ اوڑھ کر طلباء کو گمراہ کرنیوالوں پر شدید نکتہ چینی

کراچی ۲ر دسمبر۔ صدر ایوب خان نے کل اپنی ماہانہ نشری تقریر میں قوم کو تلقین کی کہ وہ مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان جغرافیائی فاصلہ کو سنگین مسئلہ تصور کرنے کے بجائے اپنے عزم و استقلال کے لئے ایک چیلنج سمجھنا چاہیئے صدر نے کہا مجھے یقین ہے کہ پاکستان میں اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ صدر مملکت نے ملک کو درپیش خطرات کے مدنظر دونوں صوبوں کے درمیان اتحاد و تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ اور یہ اعلان کیا کہ میں نے مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان اقتصادی عدم مساوات ختم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ لیکن اس کام کے لئے کچھ وقت درکار ہوگا۔ صدر نے بتایا کہ میں اس سلسلہ میں تجاویز کا خیر مقدم کرونگا بشرطیکہ یہ تجاویز پیش کرنے والے اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ ہم ایک قوم ہیں اور ایک اقتصادی عدم مساوات پوری قوم کا مسئلہ ہے کسی ایک صوبہ یا علاقے کا نہیں۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں طلباء کے حالیہ ہنگاموں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ میں طلباء کو اپنے بچوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت صدمہ پہنچا ہے کہ ان نونہالوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ پہلے پیشہ ور سیاستدان اس کام میں مشغول تھے۔ لیکن اب ان سے زیادہ خطرناک افراد یہ کام انجام دے رہے ہیں۔ جنہوں نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے ان لوگوں نے طلباء میں اپنے ایجنٹ چھوڑ رکھے ہیں۔ صدر نے طلباء کو متنبہ کیا کہ اگر وہ لوگ ان لوگوں کا آلہ کار بنتے رہے تو وہ تعلیم کی نعمت سے محروم ہو جائینگے اور اس طرح اپنی آئندہ زندگی کو تباہ کر لیں گے انہوں نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ ایسے لوگوں کے دھوکہ میں نہ آئیں جو انہیں تعلیمی مشاغل سے منحرف کر کے ان کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔ صدر مملکت نے سیاستدانوں اور مذہبی رہنماؤں سے بھی اپیل کی کہ وہ سیاسی جنگ میں اوچھے ہتھیار استعمال نہ کریں۔ طلباء کو ان کے حال پہ چھوڑ دیں۔ انتشار پسندی سے گریز کریں اور مذہب کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔

صدر نے کہا کہ اس وقت قوم کو اتحاد کی ضرورت ہے اور حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ عوام حکومت سے پورا پورا تعاون کریں اور حکومت میں انہیں نمائندگی حاصل ہو۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے ملک میں بنیادی جمہوریتوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عوام اور حکومت کے درمیان تعاون ضروری ہے اس سے قبل عوامی نمائندوں اور حکومت کے درمیان رابطہ صرف اسمبلیوں کے اجلاس کے درمیان ہوتا تھا لیکن اب دیہات سے لے کر وفاقی دارالحکومت تک قدم قدم پر ان میں رابطہ قائم ہے۔ لہٰذا میں ملک کی آئندہ ترقی اور عوام کی بہبود کے لئے بنیادی جمہوریتوں کے قیام کو اشد ضروری سمجھتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ جو لوگ اس نظام پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ وہ قوم کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے۔

ضروری اعلان برائے امانت تحریک جدید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر امانت تحریک جدید میں جو امانت رکھی جاتی ہے۔ شرعی نصاب پورا ہونے پر اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ہاں وہ امانت جو کم از کم تین ماہ کے لئے غیر تابع مرضی ہو۔ یعنی امانتدار تین ماہ کا نوٹس دے کر اس میں سے امانت نکلوائے۔ صرف وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوگی۔

(خاکسار افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری چھوٹی ہمشیرہ کو ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم شیخ عبدالکریم صاحب مرحوم کی نواسی اور مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب سیالکوٹ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ بچی کی درازی عمر نیز خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔ (مشتاق احمد خالد اکونٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ وقف جدید

وقف جدید کا چھٹا سال ۳۱ر دسمبر ۶۳ء کو ختم ہو رہا ہے تمام سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقف جدید سے درخواست ہے کہ ازراہ نوازش اپنی جماعتوں کے جملہ احباب کے حسابات کا جائزہ لیں اور چندہ کی رقم جو قابل ادا بنتی ہے وصولی کر کے جلسہ سے قبل داخل خزانہ کرا دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)